جلد ۳۳ | یوم جمعہ ۲۹ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۱۸ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۹ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۵۱

المسیح

قادیان ۲۸ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ڈلہوزی سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

آج صبح کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی بارش ہوئی ؎

روزنامہ الفضل قادیان

۱۸ رجب ۱۳۶۴ھ

گنج (مغلپورہ) کے غیر احمدیوں کی سینہ زوری

اور

بعض اخبارات کی حق پوشی

(از ایڈیٹر)

وہ علماء جنہیں مسلمانوں میں سوائے لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ اور جنہیں اسی قسم کی حرکات کی وجہ سے ہی عوام میں قبولیت حاصل ہے سو وہ جہاں بھی ہوں فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور قلت انہیں اس کے لئے دعوت دینے کا باعث بن جاتی ہے۔ چند ہی دن ہوئے گنج (لاہور) میں اہلحدیث کہلانے والوں نے بعض مولویوں کی راہ نمائی میں وہاں کے قلیل التعداد احمدیوں کے خلاف سازش کر کے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں احمدیت اور جماعت احمدیہ کے پیشواؤں کے خلاف نہائت فحش کلامی کی غرض ان کی یہ تھی۔ کہ احمدی مشتعل ہو کر صدائے احتجاج بلند کریں۔ تو وہ ان پر پل پڑیں۔ اور پھر جو جی میں آئے کریں۔ لیکن کسی ایک احمدی نے سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لیا۔ اور دوسرے دن اپنی مسجد میں ان لوگوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے جلسہ منعقد کیا۔ جس میں نہائت متانت اور سنجیدگی سے تقریریں کی گئیں۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے جلسے میں احمدیوں کے خلاف اپنی سازش کو کامیاب نہ بنا سکے تھے یہاں آ پہونچے اور تقریروں کے دوران میں غیر مہذبانہ شور و غل مچاتا مٹی کے ڈھیلے اور روڑے پھینکنا شروع کر دیئے۔ آخر جب خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ وہ حملہ کر دینگے۔ تو پولیس کو اطلاع دی گئی اور پولیس نے آ کر جب دیکھا۔ کہ کچھ لوگ فساد پر تلے ہوئے ہیں۔ اور خلاف قانون حرکات کر رہے اور عوام کو کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ تو انہیں وہ اپنے ساتھ لے گئی۔ اور تنبیہ کر کے واپس بھیج دیا۔ ایسا نرم سلوک ہونے پر ان فتنہ پردازوں نے بعض مولویوں کے اشتعال دلانے پر پولیس چوکی سے نکلتے ہی پولیس کے خلاف نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اور پھر بعض ایسے اخباروں میں جو احمدیوں کے خلاف غلط سے غلط بیان شائع کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ پولیس اور احمدیوں کے خلاف بالکل غلط الزامات لگا کر شور مچایا جا رہا ہے تاکہ انچارج صاحب پولیس مغلپورہ کو جو ایک سکھ جنٹلمین ہیں ان کی فرض شناسی اور انصاف پسندی کی پاداش میں نقصان پہونچایا جائے۔ اور احمدیوں کے خلاف مزید فتنہ آرائی کے لئے راستہ صاف کر لیا جائے ؎

اس شور و شر میں حصہ لینے والے اخبارات پولیس اور احمدیوں کے خلاف جو غلط بیانیاں کر رہے ہیں۔ ان کا اندازہ ان الفاظ سے بھی ہو سکتا ہے۔ جو ایسوسی ایٹڈ پریس کے مقامی نامہ نگار نے شائع کرائے۔ چنانچہ خود اخبار "زمیندار" (۲۳ جون) نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی جو اطلاع شائع کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"۱۷ جون کی رات کو مغلپورہ میں مرزائیوں کا جلسہ ختم ہونے کو تھا۔ کہ مسلمانوں نے آوازے کسے اور گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مرزائی جلسہ کے صدر نے پولیس کو اطلاع دی۔ جہاں سے ایک افسر موقعہ پر بھیجا گیا۔ جو پندرہ نوجوان لڑکوں کو تھانہ میں لے گیا۔ وہاں سب انسپکٹر انچارج نے انہیں تنبیہ کر کے واپس بھیج دیا۔"

یہی اطلاع اخبار "احسان" (۲۴ جون) نے حسب ذیل الفاظ میں شائع کی ہے۔

"مغلپورہ میں ۱۷ جون کی رات کو مرزائیوں کے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کے سلسلہ میں مسٹر میکڈانلڈ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بتایا۔ کہ ۱۷ ماہ حال کی رات کو گنج مغلپورہ میں مرزائیوں نے بڑے بازار میں اپنی مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جب میٹنگ خاتمہ کے قریب تھی۔ تو مسلمانوں نے جو باہر کھڑے تقریریں سن رہے تھے۔ احتجاج کے آوازے بلند کئے۔ اور گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی میٹنگ کے صدر نے مغلپورہ پولیس سٹیشن کو فوراً اطلاع دی۔ اور انکوائری کرنے کے لئے ایک افسر موقعہ پر بھیجدیا۔ ۱۵ نوجوان لڑکوں کو تھانے لے جایا گیا۔ جہاں سب انسپکٹر انچارج انہیں تھانہ کے باہر ملا۔ اور پھر انہیں وارننگ دیکر جانے دیا گیا"

ان حالات میں صاف ظاہر ہے۔ کہ زیادتی اور سینہ زوری انہی لوگوں کی ہے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور جو اخبارات ان کی حمایت کرتے ہوئے پولیس کی فرض شناسی اور قیام امن کے متعلق کوشش کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ پر طرح طرح کے الزام لگا رہے ہیں۔ وہ سراسر حق پوشی سے کام لے رہے ہیں۔ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کے خلاف جلسے منعقد کر کے خود تقریریں کرتے ہیں۔ اور نہائت ہی فحش کلامی اور بدگوئی سے کام لیتے ہیں۔ ان میں کم از کم اتنا تو حوصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے الزامات کے جواب میں متین اور سنجیدہ اور ہر قسم کی درشت کلامی سے منزہ تقریریں امن و سکون کے ساتھ سن سکیں۔ اور پھر کسی نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ ورنہ یاد رکھیں ظلم و ستم نے نہ کبھی پہلے حق و صداقت پر غلبہ پایا ہے۔ اور نہ اب پا سکتا ہے۔ بلکہ سعید الفطرت لوگوں کے لئے حق کے پانے کا موجب بن جاتا ہے۔ احمدیت کی ساری تاریخ اس بات کا کھلا کھلا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کاش ہمارے مخالفین اس پر غور کریں ؎

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون کی بذریعہ تار درخواست دعا!

تمام احمدی احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو مخالفین کے مظالم سے محفوظ رکھے

افریقہ کے مختلف علاقوں میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی کے متعلق جو رپورٹیں اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اُن میں یہ ذکر بھی بار بار آتا ہے۔ کہ کئی مقامات پر احمدی احباب کو مخالفین کی طرف سے شدید مظالم کا نشانہ بنایا جا رہا۔ اور مختلف رنگوں میں سخت تکالیف دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ آج ہی کے پرچہ میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کی جو رپورٹ درج ہے۔ اس میں بھی یہ ذکر موجود ہے۔ اسی سلسلہ میں کل (۲۸ جون) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون کی طرف سے کینیما سے جو ایک ڈویژنل کمشنر کا صدر مقام ہے۔ حسب ذیل تار موصول ہوا ہے:

"ریاست منوو کے احمدیوں کو ریاست کے چیفوں کی طرف سے نہایت ہی شدید تکالیف دی جا رہی ہیں۔ چیفوں کے خلاف ہماری طرف سے جو شکایات کی گئی ہیں۔ اُن کی سماعت جناب ڈویژنل کمشنر صاحب بمقام کینیما کی عدالت میں ہو رہی ہے۔ دعاؤں کے لئے عاجزانہ درخواست ہے۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت یہ تار شائع کیا جا رہا ہے تاکہ تمام احمدی احباب اپنے ان مصیبت زدہ اور سخت مشکلات میں مبتلا مخلص بھائیوں کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں مخالفین کے مظالم اور تشدد سے بچائے۔ اور اپنے خاص فضل کا وارث بنائے۔

فرانسیسیوں کے ہاتھوں دمشق کی ہولناک تباہی و بربادی

برطانوی حکام کی بروقت مداخلت کام آئی

بفضل خدا تمام احمدی بخیر و عافیت ہیں

فرانسیسیوں نے حال میں دمشق پر بمباری کر کے وہاں جو ہولناک تباہی مچائی۔ اس کی اطلاع ملنے پر نظارت امور عامہ کی طرف سے میر الحصنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق سے احمدی احباب کی خیر و عافیت کے متعلق بذریعہ تار دریافت کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں انہوں نے اول بذریعہ تار اطلاع دی۔ اور پھر تفصیلی خط بھی لکھا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ کہ دمشق۔ حیفا۔ حمص۔ وغیرہ مقامات کے احمدی خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ دمشق کے تباہ شدہ حصوں میں احمدی احباب کافی تعداد میں پائے جانے کے باوجود وہ بال بال بمباری کی تباہی سے محفوظ رہے۔ الحمد للہ۔

اسکے بعد انہوں نے لکھا ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ ہٹلر اور جرمن نازیوں کی بھڑکائی ہوئی آگ یورپ میں بجھ چکی تھی۔ اور جبکہ سان فرانسسکو کانفرنس میں عائد دار ارکین اقوام متحدہ دنیا میں اس کی طرح ڈالنے کے لئے سوچ بچار میں مصروف تھے اچانک فرانسیسیوں نے دمشق میں خصوصیت سے اور شام و لبنان کے دیگر شہروں میں عموماً نہایت ہولناک تباہی و بربادی کا منظر پیش کر دیا۔ دمشق کی تباہی خصوصیت کے ساتھ نہایت ہولناک اور مہیب ہے۔ شفاخانوں تک پر بمباری کی گئی۔ اُن کا لحاظ ہوگا دمشق میں سول سرجن ہے۔ اس کے اندازہ کے مطابق صرف دمشق میں ۳ ہزار کے قریب انسان مقتول اور مجروح ہوئے۔

خط لکھنے کے وقت تک ساڑھے سات سو مقتولین کی تعداد گنی جا چکی تھی۔ یہ بیس جو کہ شفاخانوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی بمباری سے محفوظ نہ رہ سکیں۔ ایک شفاخانہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ تباہ کر دیا گیا۔ ہوائی جہازوں۔ ٹینکوں۔ مشین گنوں۔ توپوں دستی بموں اور ہر تباہ کن آلہ سے کام لیا گیا۔ تباہی کا یہ عالم ہے۔ کہ مسجد بنی امیہ اور بعض دیگر مساجد کے مینار بھی پیوست زمین ہو چکے ہیں۔ اور اگر انگریزوں کی مدد بروقت نہ پہنچتی تو دمشق یقیناً کھنڈرات کا ڈھیر بن چکا ہوتا۔ فرانسیسی سپاہی بعض مسلمانوں اور دیگر مستورات کو جبراً لے گئے۔ اُن کی سنگدلی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہر راہگذر کو خواہ وہ مرد تھا۔ یا عورت یا بچہ گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ ایک رات اور دوسرے دن تک شہر میں عام لوٹ گھسوٹ کی گئی۔ میر الحصنی صاحب نے یہ بھی اطلاع دی ہے۔ کہ برطانوی فوجی حکام نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔ اور اس وقت تمام [illegible] میں امن قائم ہو چکا ہے۔ برطانوی حکام کی مداخلت سے رائے عامہ انگریزوں کی طرف مائل ہے۔

تبلیغ کا بہترین طریق

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ماہ احسان ۱۳۲۳ھش مطبوعہ اخبار الفضل ۶ جولائی ۱۹۴۴ء میں تبلیغ کا بہترین طریق بتلایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ ان اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے پاس چلا جائے اور ان سے کہے کہ اب میں نے یہاں سے مرکر ہی اٹھنا ہے۔ ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں اور یا تم سمجھ جاؤ کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو۔ اس عزم اور ارادہ سے اگر ساری جماعت کھڑی ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک سال بھی ختم نہیں ہوگا کہ ہماری ہندوستان کی جماعت میں صرف احمدیوں کے رشتہ داروں کے ذریعہ ہی ایک لاکھ آدمی بڑھ جائیگے سوال صرف ہمت کا ہے۔ اگر لوگ ہمت کریں اور اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں تو بہت جلد اس کے نیک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق عنایت فرمائے کہ وہ اپنی اس اہم ذمہ داری کو سمجھے اور اپنے اندر چستی اور بیداری پیدا کرکے تبلیغ احمدیت کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائے۔"

اس فرمان کے بعد بھی جو احمدی اپنے رشتہ داروں میں پوری توجہ کے ساتھ تبلیغ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ سمجھے کہ وہ اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لے رہا ہے۔

(انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

تمنائے فطرت

از جناب ابوالبرکات مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

مرا ہوا ہے بسرم چوں لقائے تو بکنم
بجستن رُوئے تو دل مے تپد بصد ہوسے
دلم بمقصد عشق رخت ہمی طلبد
بعزم دہشت عشقت کجا رسد خرکے
ندیدہ ام رخ مثلت بوصف حسن و جمال
بعشق روئے تو دل مے تپد بصد ہوسے
بساز باخم و ساغر مرا ازیں صہبا
حجاب روئے تو از ما شدہ بزیغ خیال
چہ چارہ ام ز تاثرات اہل ہوا:
دلم کہ چوں رم آہو گرفتن آموخت
شفا طلب مرا کشیم نیافتم ز کسے
شنیدہ ام کہ علاج مرا دوائے عشق تو ہست
علاج مرگ بمرگ است طالبان حیات
ہمانا بہ منزل عنقا و قاف قدس رسید
رسیدہ ام بتو امیں وقد سیان وحدت
بدور مصلح عالم بہ دل ہمی شوق است
جہاں شدہ است بخون بنا ہے فساد عشق
بعشق باش! کہ روزے بگار مہر نما

بجوش عشق دل و جاں فدائے تو بکنم
کہ جاں بجذبۂ عشق آشنائے تو بکنم
جہان و خلق نثار رضائے تو بکنم
رخم ز کو کے بسوئے ذکائے تو بکنم
بہ بزم جلوۂ خوباں ثنائے تو بکنم
بہ بخشش عشق کہ شکر عطائے تو بکنم
کہ تا بہستی عشقت ندائے تو بکنم
بچشم منظر عارف لقائے تو بکنم
جزایں کہ چارۂ خود از ہوائے تو بکنم
بدام عشق اسیر ش برائے تو بکنم
کنوں امید ز دست شفائے تو بکنم
بہ ترک جملہ دوا ہا دوائے تو بکنم
قتیل عشق! بجاں اقتدائے تو بکنم
خوشم کہ جہد بظل ہمائے تو بکنم
ازیں امید بدرگہ رجائے تو بکنم
کہ ہر چہ ہست بعشقت فدائے تو بکنم
حدیث دوش بہ نقد وفائے تو بکنم!
بگو بمدت کہ شکار ش برائے تو بکنم

کجاست اوج سعادت مرا بہ پستیٔ نفس
مگر بمنزل قدسی لقائے تو بکنم

سیرالیون احمدیہ مشن کی سہ ماہی رپورٹ

سیرالیون مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین کی تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے شاندار نتائج

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون احمدیہ مشن نے حال میں اپنے مشن کی جو سہ ماہی رپورٹ ارسال کی ہے۔ وہ بہت خوشکن ہے۔

بُو میں تعمیر مسجد

اس رپورٹ میں آپ نے سب سے پہلے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد احمدیہ بُو کی بنیاد رکھی گئی جس پر بُو کے پیرامونٹ چیف نے بہت جھگڑا کیا۔ اور محض اس بنا پر کہ مسجد کی تعمیر شروع کرتے وقت ہم نے اس سے اجازت نہیں لی۔ اور کہ احمدی اس کی اور اس کے غیر احمدی علماء کی عزت نہیں کرتے اور کہ باوجود اس کے حکم کے احمدیوں نے گزشتہ عید کی نماز غیر احمدیوں سے علیحدہ پڑھی وہ اس قصبہ میں کسی احمدیہ عمارت کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اس طرح اپنی پولیس کے چند آدمی بھجوا کر عین اس وقت جبکہ ہم بنیادیں کھود کر لکڑی کی دیواریں کھڑی کر رہے تھے۔ ہم کو حکماً وہاں مسجد تعمیر کرنے سے منع کر دیا۔ اس پر میں چند احمدیوں سمیت اس سے گفتگو کرنے کے لئے گیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے چیف کو اور ہمارے دیگر دشمنوں کو ناکامی کا مونہہ دکھانا تھا۔ اس لئے مسجد کا وہ نقشہ جو ہیلتھ آفیسر اور ڈی۔ سی اور خود چیف کا پاس کردہ تھا۔ اور سب کے اس پر دستخط تھے ہمارے پاس موجود تھا۔ اور جب کافی بحث وغیرہ کے بعد چیف نے مسجد کی اجازت نہ دی۔ تو میں نے بھری مجلس میں نقشہ نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ کہ آپ اپنے ہاتھ سے ہم کو تحریری طور پر اس نقشے پر دستخط کر کے اجازت دے چکے ہیں۔ اور دوسرے افسروں کے بھی قانونی طور پر دستخط موجود ہیں۔ اب کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ پہلے تو کہنے لگا۔ مجھے اس نقشہ کا علم ہی نہیں۔ اور کہ ہم نے جھوٹے طور پر بنا لیا ہے۔ پھر کہا اچھا صبح وہ اپنے کلرک سے پوچھے گا۔ اور اگر یہ نقشہ واقعی اصلی ہوا۔ تو ہم مسجد بنانے کی اجازت دیدینگے چنانچہ دوسرے دن صبح آٹھ بجے ہی اس نے اجازت دے دی۔ اور ہم نے اسی دن مسجد تعمیر کرنا شروع کر دی۔ جملہ احمدی مرد عورتیں اور بچے ہر جمعہ اور بعض دفعہ دوسرے دنوں میں بھی کام کرتے رہے۔

مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی اس عبادت گاہ کی تیاری میں خاص جانفشانی۔ اور غیر معمولی محنت سے کام کیا۔ محراب کے اندرونی حصے کو ہندوستانی طرز کا بنانے میں اور پھر مسجد کے باہر کی چھوٹی چار دیواری کھڑی کرنے میں انہوں نے خاص محنت سے کام کیا۔ مسٹر علی روجرز امیر جماعت باڈیاہوں اور مسٹر علی مصطفےٰ صاحبان نے بھی متواتر خوب محنت اور مشقت سے کام کیا۔

مشقت کا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی تحریک

جماعت احمدیہ کو محنت و مشقت کا عادی بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر احمدی کے لئے اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کا جو ارشاد فرمایا ہوا ہے۔ اس سے بیرونی جماعتیں بھی مستفید ہو رہی۔ اور اس پر عمل کر کے نہایت مفید خدمات انجام دے رہی ہیں۔ چنانچہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں۔

چوہدری احسان الٰہی صاحب اور خاکسار کے بذات خود کام کرتے رہنے سے جماعت میں اللہ تعالیٰ کی خاطر کام کرنے کی تازہ رُوح پیدا ہو گئی۔ حتٰی کہ وہ احمدی جو کہ اپنا عمارتی کام بھی بمشکل ہی کرتے تھے متواتر مسجد کا کام کرنے کے لئے آتے رہے۔ اور اب محض اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ گو ابھی تک بعض خاص امور کی بنا پر افتتاح نہیں کیا گیا۔

سیرالیون میں سب سے شاندار مسجد

اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کے اخلاص اور ایثار کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آجکل کے پریشان کن اور سخت تکلیف دہ حالات میں یہ مسجد جو بُو میں تعمیر ہوئی ہے۔ سیرالیون کی تمام احمدی مساجد سے زیادہ شاندار ہے۔ اور اس پر ہمارے ان بھائیوں کو یہ کہنے کا پورا پورا حق ہے۔ کہ فالحمد للہ الذی وفقنا لبناء بیتہ المبارک

مظالم کے انسداد کے لئے درخواست دعا

جیسا کہ افریقہ کے دوسرے علاقوں میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی کی وجہ سے مشکلات بھی بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ اسی طرح سیرالیون میں بھی احمدیت میں داخل ہونے والوں کو ہر طرح ستایا اور دکھ دیا جا رہا ہے۔ اس بارے میں مولوی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں۔

اس عرصہ میں یہاں کی بعض جماعتوں پر ان کے چیفوں کی طرف سے محض احمدیت کی وجہ سے سخت ظلم ہوتا رہا۔ علاوہ جرمانوں بدنی سزاؤں اور قید وغیرہ کے ان کو احمدی طریق سے نماز ادا کرنے سے بھی حکماً منع کر دیا گیا۔ اس کے ازالہ کے لئے حکام بالا کو متواتر توجہ دلائی گئی۔ دوسری طرف ان مصائب کے دنوں میں ایک سرکولر کے ذریعہ سیرالیون کی ہر جماعت اور ہر مرد و عورت کو تین نفلی روزے رکھ کر خاص دعا کرنے کی تحریک کی گئی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مظلوم احمدی بھائیوں کی مدد فرمائے۔ اس تحریک پر قریباً تمام احمدیوں نے عمل کیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی دعا کے لئے تار دیا گیا۔ گو اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حکام بالا کے ذریعہ ان تکالیف کو بہت حد تک دُور فرما دیا۔ مگر اب پھر انہی چیفوں نے دوبارہ ظلم شروع کر دیا ہے اور ہماری جماعت کو تکلیفیں دی جا رہی ہیں۔ اور بعض مخالفین قسمیں کھا کھا کر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ یا تو وہ رہینگے۔ یا ان کے علاقہ میں احمدی رہینگے۔ اور جب تک ان کے ہاتھ میں چیفڈم کی باگ ڈور ہے کوئی طاقت انہیں احمدیت کو درہم برہم کرنے سے روک نہیں سکتی۔ یہ جھگڑے اب تک چل رہے ہیں میں نے دوبارہ حکام بالا کو توجہ دلائی ہے مگر انہوں نے بات کو معمولی سمجھ کر کوئی خاص توجہ نہیں کی۔ بہرحال اب تک توجہ دلا رہا ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ عرض ہے کہ وہ اپنے ان افریقی احمدی بھائیوں کی مشکلات کے حل اور استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

احمدیوں کو کس طرح مظالم کا نشانہ بنایا جاتا۔ اور بعض اعلیٰ حکام اس بارے میں کیسی لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

مظالم کی ایک مثال

ایک چیف نے ہمارے ایک مخلص اور متقی امام القاسم سوسی کو محض اس بنا پر ۱۵ دن ننگا کر کے قید میں ڈالے رکھا۔ کہ اس نے وہاں کی احمدیہ مسجد میں احمدی جماعت کو یہ تلقین کی تھی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ نہ کسی مقامی جادو یا سوسائٹی کے ممبر بنیں۔ اور نہ ان کی دوائیوں پر مقدمات وغیرہ کے موقعہ پر قسمیں کھائیں۔ بلکہ اگر ضرورت پڑے۔ تو صرف اللہ تعالیٰ کی قسم کھانی چاہیئے وہاں کے چیف نے اس امر کو بڑھا گھٹا کر ڈی سی سے رپورٹ کر دی۔ کہ اس نے ان کی مقامی افریقن خفیہ سوسائٹی کی جس کا چیف خود بھی ممبر ہے اپنی مسجد میں مخالفت کی ہے۔ اور لوگوں کو اس کے خلاف اکسایا ہے۔ میں نے معاملہ ڈی سی کے پاس پیش کر کے اپیل کی۔ مگر جب ڈی سی نے اپنے ٹیکس لینے کے دورے کے دوران میں اس امر کی تحقیق کی۔ تو چیف نے بالکل جھوٹی گواہیوں اور رشوتوں سے ڈی سی پر یہ اثر قائم رکھا۔ کہ واقعی امام القاسم سوسی اس جرم کا مرتکب ہوا۔ گو میں نے ڈی سی کو دوبارہ تفصیلاً لکھ کر اصل حالات سے آگاہ کیا ہے۔ مگر یہاں حکام بھی اکثر چیفوں کے حامی رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ ان کی طرفداری کرتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ دورانِ قید میں ہمارے اس امام نے نہایت ثابت قدمی دکھائی۔ صبر سے اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ قید اور تکلیف برداشت کی۔ اللہ تعالیٰ اس کے ایمان میں اور زیادہ ترقی دے۔

اس قسم کے مظالم اور تکالیف کے دوران میں احمدیت کی ترقی سے ثابت ہے کہ احمدیت میں داخل ہونیوالے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر احمدیت قبول کرتے ہیں۔ نہ کسی دنیوی لالچ اور طمع کی خاطر اور دنیوی لالچ ہو بھی کیا سکتا ہے۔ جب ہر طرف مخالفت ہی مخالفت کا دور دورہ ہے

اور مخالفین اتنے ظالم اور بے رحم ہیں۔ کہ احمدیت قبول کرنے والوں کو نہایت بے رحمانہ تکالیف پہنچانے میں راحت محسوس کرتے ہیں۔

ایک احمدیہ سکول

بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے اور انہیں کارآمد انسان بنانے کے لئے احمدی مبلغین کی یہ بھی کوشش ہے۔ کہ جہاں کہیں ممکن ہو۔ سکول جاری کئے جائیں۔ اس میں بھی ان کو بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اپنی رپورٹ میں اپنے باو باہوں کے سکول کا کسی قدر ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

اسی دوران میں باو باہوں سکول کی سالانہ انسپکشن ہوئی۔ ہمارے اس سکول کو گورنمنٹ کی طرف سے کچھ گرانٹ ملتی ہے۔ اور تعلیم کے لحاظ سے گو ترقی پر ہے۔ لیکن اُس علاقہ کے لوگ اور خود چیف نہ سکول میں دلچسپی لیتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچے وہاں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔ اس لئے طالب علموں کی کمی ہمیشہ اس سکول کی ترقی میں روک رہتی ہے۔ اور اس کے قریباً تمام طالب علم بیرونی چیفڈموں کے ہیں۔ انسپکٹر صاحب کے آنے سے دو دن پہلے مکرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب اور خاکسار وہاں پہنچ گئے۔ اور جملہ ضروری انتظامات کئے۔ انسپکٹر صاحب اُس علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف اور کویا ما گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے ساتھ آئے اور دو دن قیام کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انسپکشن اچھی ہوئی۔ انسپکٹر صاحب ٹیچروں کے کام سے بہت خوش ہوئے اور سکول لاگ بک میں اچھے ریمارکس دینے کے علاوہ ہمارے گولڈکوسٹ سے آئے ہوئے نوجوان مسٹر آدم ہیڈ ماسٹر کے کام کی بہت تعریف کی۔ اور ان کی تنخواہ میں پانچ شلنگ کا اضافہ کرنے کی سفارش کی۔ انسپکشن کے بعد ہم دونوں کچھ عرصہ وہاں ٹھہرے اور لیکچروں کے ذریعہ جماعت کو بعض کمزوریوں کے دور کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض خطبات سنائے۔ مکرم چوہدری صاحب نے سکول کے فرنیچر اور مشن ہاؤس کے بعض حصوں کی مرمت کی۔ ہم وہاں سے بذریعہ لاری بو آگئے۔

ویدوں کا مستند ترجمہ کیوں شائع نہیں کیا جاتا؟

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے پیروؤں نے اپنی اپنی دھرم پستک کے جسے وہ الہامی یا آسمانی مانتے ہیں کئی مشہور زبانوں میں لفظی ترجمے شائع کئے کم سے کم قیمت پر بلکہ مفت بھی ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی۔ تاکہ جو کچھ ان میں لکھا ہے۔ موافق مخالف خود پڑھیں اور ان میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں بائیبل اور قرآن مجید کے کئی ترجمے ہوئے۔ لاکھوں انسانوں نے ان کو پڑھا۔ اور اپنے اپنے رنگ میں فائدہ اٹھایا۔ لیکن آج اگر لفظی ترجمہ کسی مذہبی کتاب کا نہیں ملتا۔ تو وہ وید ہیں۔ اور حقیقت یہ کہ وید ایسی زبان میں ہیں جو نہ کبھی دنیا کے کسی گوشہ میں بولی گئی نہ آج کہیں بولی جاتی ہے۔ اور نہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ کبھی بولی جائیگی۔ اس زبان میں ایک ایسی کتاب کا نازل ہونا جسمیں بقول آریہ دنیا بھر کے علمی اور روحانی خزانے بھرے ہیں۔ مگر اس کا کوئی مکمل اور مستند ترجمہ شائع نہ ہونا حیرت انگیز امر ضرور ہے۔ سناتن۔ جینی دھرم گریفتھ وغیرہ کے ترجموں کو عام آریہ غیر مستند قرار دے چکے ہیں۔ پنڈت راجہ رام صاحب پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور نے اتھروید کا ایک سے سات کانڈ تک بڑی محنت سے ترجمہ کیا۔ جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی کی طرف سے پروفیسر صاحب کو ۷۵۰/- انعام بھی ملا۔ مگر اس کے متعلق بھی آریوں کی طرف سے فوراً اعلان ہو گیا۔ کہ پنڈت راجہ رام صاحب کا بھاشیہ غیر مستند ہے۔ ان کا ترجمہ آریہ سماج کے نقطہ نگاہ سے قابل قبول نہیں۔

دراصل آریہ نہ خود ترجمہ کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ نہ دوسروں کا کیا ہوا ترجمہ مانتے ہیں۔ نہ غیر آریوں کو ویدوں کی زبان پڑھانا ہی برداشت کر سکتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماج کے نیموں میں وید کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم قرار دیا گیا ہے۔

خاکسار ۱۹۳۴ء میں امرتسر کے متعدد پاٹھ شالاؤں میں مارا مارا پھرا کہ کوئی سنسکرت پڑھائے۔ ایک پنڈت جی نے مجھے کل آنے کے لئے کہا۔ دوسرے روز گیا تو فرمانے لگے۔ کہ ہمارے بڑے پنڈت جی فرماتے ہیں۔ کہ آپ کو پڑھانے کے لئے ہمارے پاس جگہ کوئی نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ دوسرے ودیارتھیوں کو کمرہ کے اندر پڑھاتے ہیں میں باہر برآمدہ میں آپکا لیکچر سن لیا کرونگا کہنے لگے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے بڑے پنڈت صاحب پسند نہیں کرتے۔ کہ آپ کو پڑھایا جائے۔ آپ ڈی۔ اے وی سکول میں جائیں وہاں پہنچا تو مجھے ایک تیسری پاٹھ شالہ کا پتہ دیا گیا۔ اس وقت اس کا نام تو یاد نہیں رہا۔ میڈیکل کالج کی طرف شہر سے باہر تین چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ میں وہاں بھی پہنچا۔ اور جاتے ہی کہہ دیا صاحب میں مسلمان ہوں۔ سنسکرت پڑھنے کا شوق ہے۔ کیا آپ مجھے داخل کر لینگے۔ کہنے لگے ضرور۔ آپ صرف اتنا کریں کہ ایک درخواست آریہ پرتی ندھی سبھا کے پریذیڈنٹ کے نام بھیج دیں۔ درخواست اسی دن بھیجدی گئی۔ پانچویں دن جواب آیا۔ چونکہ آپ مسلمان ہیں اس لئے آپ کو داخل نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تنگ دلی کا یہ عالم ہو۔ وہاں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ویدوں کے مدفون خزائن میں سے کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے جن لوگوں نے کچھ سنسکرت سیکھی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کو کن کن تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ ایک معمہ ہے۔ کہ کیوں یہ لوگ احمدیوں کو سنسکرت پڑھانا پسند نہیں کرتے۔

مروجہ تراجم وید کو اغراض کا نشانہ بنتا دیکھ کر پنڈت دیانند صاحب نے جو بچپن میں گھر سے بھاگ نکلے تھے اور برسوں ہندوستان کے ندی نالوں گنگا کنارے۔ پہاڑوں۔ مندروں اور مٹھوں میں بھرمن کرتے رہے سادھوؤں کی رنگ برنگی سوسائٹیوں میں شامل ہوئے۔ دنیا کے کئی نشیب و فراز دیکھے۔ اور آخر بمبئی میں ۱۸۷۵ء میں آریہ سماج کی بنیاد رکھنے کے بعد ویدوں کے بھاشیہ کا کام شروع کیا۔ اور پوری کوشش کی۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو زمانہ کے مطابق ثابت کیا جائے۔ اس کے لئے یجروید کا سارا اور رگوید کے کچھ حصہ کا ترجمہ کیا۔ ان کا خیال تھا کہ پبلک اس بھاشیہ کو بڑے شوق سے قبول کریگی۔ حتی کہ پنڈت جی نے یہ بھی کوشش کی کہ گورنمنٹ اسے محکمہ تعلیم کے کورس میں شامل کرنے۔ مگر جب گورنمنٹ نے اس کے متعلق سینیٹ کی رائے طلب کی تو سنسکرت کے علماء نے جن میں گریفتھ صاحب ایم۔ اے پرنسپل بنارس کالج ٹانی صاحب ایم۔ اے پرنسپل پریذیڈنسی کالج کلکتہ۔ پنڈت گورپرشاد صاحب ہیڈ پنڈت اورینٹل کالج لاہور۔ پنڈت بھگوان داس اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور۔ پنڈت رکھی کیش سیکنڈ ٹیچر اورینٹل کالج لاہور وغیرہ شامل تھے اس پر اعتراض کئے اور اسے تعلیمی کورس میں شامل کرنے کے ناقابل ٹھہرایا۔ دراصل سوامی جی نے وید منتروں کو توڑ موڑ کر اپنے مفید مطلب بنانے کے لئے دور دراز کے الفاظ اکٹھے کر کے ایک ایسی عبارت بنالی تھی۔ جس کو منتر کے منشاء سے دور کی نسبت بھی نہیں تھی۔ اور اصل مطلب کو بالکل بگاڑ دیا تھا۔ مثال کے طور پر آپ کی لکھی ہوئی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ ویدوں کو سمجھنے کے لئے اس کا پڑھنا ازحد ضروری ہے۔ اس میں ایک منتر کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے شروع میں تیسرہ کا یہ منتر ہے۔

[illegible]

یہ ایک استاد اور شاگرد (بھرگو۔ ورون) کی کہانی ہے۔ اس منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ وہ ہم دونوں (بھرگو۔ ورون) کی حفاظت کرے۔ وہ ہم دونوں کو کھانا دے۔ ہم دونوں اپنی طاقت دکھائیں۔ ہمارا علم بڑھے۔ ہم دونوں میں نفرت نہ بڑھے۔ امن امن۔ امن مگر سوامی جی نے اس منتر کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

”ہے سرو شکتیمان ایشور۔ آپکی کرپا اور سہائتا سے ہم لوگ پرسپر ایک دوسرے کی رکھشا کریں۔ اور ہم سب لوگ پرم پریتی سے

مل کر سب سے اتّم آلنکوریہ ارتھات حکمرورتی راج آدی سامگری سے آنند کو آپ کے اڈگرہ سے سدا بھوگیں۔ ہے کرپانِدھے۔ آپ کے سہارے سے ہم لوگ ایک دوسرے کے سامر تھیہ کو پرشار رتھ سے سدا بڑھاتے رہیں۔ ہے پرکاشش ہے۔ سب ودیا کے دینے والے پرمیشور۔ آپ کے سامرتھیہ سے ہی ہم لوگوں کا بڑھا اور بڑھایا سب سنساو یں پرکاشش کو پراپت ہو۔ اور ہماری ودیا سدا بڑھتی رہے۔ ہے پریتی کے اُتپادک۔ آپ ایسی کرپا کیجئے۔ کہ جس سے ہم لوگ پرسپر ودرودھ کبھی نہ کریں۔ کنتو ایک دوسرے کے متر ہو کر سدا ورتیں۔ ہے بھگوان آپ کی کروناں سے ہم لوگوں کے تین تاپ ایک ہو کہ جو آدی روگوں سے شریر میں پیڑا ہوتی ہے۔ دوسرا جو دوسرے پرانیوں سے ہوتا ہے۔ اور تیسرا جو کہ من اور اندریوں کے وکار اشدھی اور چنچلتا سے کلیش ہوتا ہے۔ ان تینوں تاپوں کو آپ شانت ارتھات نوارن کر دیجئے۔ جس سے ہم لوگ سکھ سے اس وید بھاشیہ کو سمپادت بنا کر سب منتیوں کا اپکار کریں۔ یہی آپ سے چاہتے ہیں۔ سو کرپا کر کے ہم لوگوں کو سب دنوں کے لئے سہائے کیجئے"۔ (منترال)

اس عبارت سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ منتر کے اصل معانی کو سمجھانے کے لئے کہاں تک احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ آیا یہ منتر کا اصل ترجمہ ہے۔ یا محض اپنے ہی مقصد کی تحریر۔ سنسکرت کے علماء نے سوامی جی کے بھاشیہ کو اس لئے بھی رد کیا۔ کہ منتروں کے اصل مطلب سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔

پھر سوامی دیانند صاحب نے جو ترجمے کئے ہیں۔ ان کی اتنی قیمت رکھی گئی ہے۔ کہ امراء ہی (اگر ان میں سے بھی کوئی سنسکرت سمجھ کر پڑھنا جانتا ہے تو) اسے خرید سکتے ہیں۔ یعنی ساٹھ ستر روپیہ۔ اتنی رقم خرچ کر کے بھی سارے ویدوں کا مطالعہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ تقریباً ڈیڑھ وید کا۔ ان مشکلات کی موجودگی میں جن کا ابھی تک کوئی حل نہیں سوچا گیا۔ یہ امید رکھنا کہ دنیا میں ایک دن ویدک دھرم کی جے ہو گی۔ محض اپنے دل کو خوش کرنا نہیں تو اور

احباب کرام کے خطوط کا خلاصہ

(۱) لنڈن سے مکرم مولوی شمس صاحب جماعت احمدیہ لنڈن کی طرف سے تراجم قرآن کریم کے لئے -/۱۳۷۶ اور تحریک جدید کے گیارھویں سال کے لئے -/۵۸۳ روپیہ ارسال فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں چندہ عام و زکوٰۃ کا بھی ایک ہزار روپیہ بھجوایا ہے۔

(۲) عدن سے ڈاکٹر عزیز بشیری کا گیارھویں سال کا وعدہ -/۱۰۶۱ روپیہ دسویں سال سے زیادہ اور محترمہ جمیلہ خاتون بشیری ان کی بیگم صاحبہ کا وعدہ -/۳۰۰ کا تھا۔ رقم قسط سے ادا ہو رہی تھی۔ مگر ان کو خواب میں کسی اہم کام کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ تحریک جدید کے متعلق ہے۔ اور انہوں نے -/۱۰۶۱ یکمشت ارسال کرتے ہوئے حضور سے دعا کی درخواست کی۔

(۳) جبائیہ ملک عراق سے ملک معراج الدین صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ جولائی تک کوشش کروں گا۔ کہ سارا چندہ اپنا اور جماعت کا ارسال کر دوں۔ اس کے ساتھ ہی ترجمۃ القرآن کا چندہ بھی وعدوں کے مطابق پیش کیا جائے گا۔ جماعت میں زور سے تحریک جاری ہے۔

(۴) پائے فورس سے حیات محمد صاحب فرٹ لکھتے ہیں۔ میرا وعدہ ۹۵ روپیہ تھا۔ اپریل مئی تک بوجہ تنخواہ بروقت نہ ملنے کے نہیں بھیج سکا۔ اب بھی کچھ روپیہ قرض لیکر بھیج رہا ہوں۔ حضور کی خدمت میں پیش کر کے دعا کی درخواست کریں۔

(۵) جمعدار محمد عبد اللہ صاحب ۱۵ پنجاب رجمنٹ لکھتے ہیں۔ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کے چندے جلد تر ادا کرنے کی تحریک زور سے جاری ہے۔ حضور کا خطبہ سنایا گیا۔ انشاء اللہ ماہ جولائی میں وصول ہو جانے کی امید ہے۔ شاید کوئی ایسے ہی دوست رہ جائیں۔ جن کو کوئی خاص مجبوری ہو۔

غلہ فنڈ کی تحریک جو غرباء۔ یتامیٰ مساکین اور بیوگان کی امداد کے لئے حضور نے کی ہے۔ اسے بھول نہ جائیں۔ کیونکہ "غرباء کا امن و آرام ہی قوم کی زندگی کا نشان ہے"۔

پس ہر جماعت ہندوستان اور بیرون ہند کی دیار حبیب کے غرباء کو آرام پہنچانے کے لئے کوشاں ہو۔

(۶) پشاور سے میاں مظفر الدین صاحب امیر جماعت اطلاع دیتے ہیں۔ کہ آپ کے خط کا جواب جلد اس لئے نہ دے سکا کہ میں اس کوشش میں رہا۔ کہ احباب سے زیادہ سے زیادہ وصولی ہو جائے۔ چنانچہ اڑھائی ہزار سے اوپر ارسال ہے۔ اس جماعت کی تحریک جدید کے گیارھویں سال کی ادائیگی ۸۰٪ فی صدی ہے۔ اور ترجمۃ القرآن کی وصولی بھی ۷۰٪ فی صدی۔ جماعت کے وعدہ پورا کرنے والے احباب اور کارکنان کا جنہوں نے وصولی میں مدد کی ہے۔ شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ ان کارکنان کے نام دعا کے لئے حضرت اقدس کے حضور پیش کر دئے گئے۔ امید ہے کہ بقیہ واجب الوصول رقوم حضور کے ۲۲ جون کے خطبہ کی تعمیل میں ۳۱ جولائی تک ادا ہو جائیگی۔ اور تحریک جدید کے سیکرٹری مال کا تقرر کر کے بھی اطلاع دیں۔ ہر جماعت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی سیکرٹری مال تحریک جدید کا انتخاب کر کے معہ اس کے پتہ کے اطلاع دے۔ اور ہر جماعت کا امیر یا پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تحریک جدید جب تک تحریک جدید کے چندوں کے وعدے پورے نہ کر لیں۔ اس وقت تک آرام سے نہ بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ کارکنان اور وعدہ کرنے والے احباب کو جلد ادا کر دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مذہب کیا ہے اور کامل مذہب کیسا ہونا چاہیئے

عنوان بالا پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے احباب کو مضمون لکھنے کی تحریک فرمائی۔ تو کئی ایک صحابہ نے مضامین لکھے اور خود حضرت سلطان القلم علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا۔ اب یہی موضوع انصار سلطان القلم کے انعامی مقابلہ کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کو کثرت سے اس مقابلہ میں شریک ہونا چاہیئے۔ مضمون کی ضخامت سات تا دس فلسکیپ صفحات ہو۔ ۱۵ اگست تک دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیا جائے۔ (خاکسار مشتاق احمد سکرٹری مجلس انصار سلطان القلم)

انصار سلطان القلم

قادیان اور بیرونجات کے کئی ایک اصحاب مجلس انصار سلطان القلم میں شامل ہیں۔ مگر وہ اس کے پروگرام میں دلچسپی نہیں لیتے۔ ایسے تمام احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اپنی رکنیت کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس کے باعث ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہو۔ ادا فرماویں۔ زیادہ نہیں تو کم از کم ہر سہ ماہی میں ایک مضمون دفتر

پتے مطلوب ہیں

بہت سے احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لیفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہیں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہذا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے نظارت بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی طرف سے یا ان کے کسی دوست کی طرف

فضل عمر ہوسٹل یونین کے ہفتہ واری جلسہ کی مختصر روئداد

فضل عمر ہوسٹل یونین کا ہفتہ واری اجلاس زیر صدارت چودھری محمد علی صاحب ایم اے منعقد ہوا۔ محمد اشرف صاحب سیکنڈ ایر نے "صحابہ کرام کی آمد ہندوستان میں" کے موضوع پر انگریزی میں بہت مفید اور پر از معلومات لیکچر دیا۔ سردار ذوالفقار علی خاں صاحب سیکنڈ ایر نے قومی ترقی کے ذرائع کو مختلف عنوانات میں تقسیم کر کے ان کے مختلف پہلو بیان کئے۔ فضل الٰہی صاحب انور سیکنڈ ایر نے اپنی نظم سنائی۔ جس میں فرسٹ ایر کے طلباء کو قادیان آنے پر مبارکباد دی۔ خواجہ اظہر ظہور صاحب بٹ سیکنڈ ایر نے A Stitch in Time Saves Nine کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ معمولی سی بات میں غفلت بعد کو کبھی بعض اوقات انسان کے لئے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ آخر میں مبارک احمد صاحب قمر فرسٹ ایر نے اپنی نظم سنائی۔ خاکسار

عبد الرشید ... سکرٹری

رمضان المبارک اور تعلیم القرآن کے مبارک ایام

۲۵ ماہ ظہور (مطابق ۲۵ اگست ۱۹۴۵ء) سے ۲۵ تبوک (مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۴۵ء) تک

ہر جماعت میں سے کم از کم ایک نمائندہ اور ہر مجلس خدام الاحمدیہ میں سے بھی کم از کم ایک نمائندہ تعلیم القرآن کی جماعت میں شامل ہونا چاہیئے!

قیام و طعام کا انتظام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سپرد ہوگا

احباب کو معلوم ہوگا کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت کو اپنے نفس کی اصلاح کے لئے نیز تبلیغی وسعت کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں سے کم از کم ایک نمائندہ قادیان بھیجیں۔ جو یہاں سے قرآن کریم پڑھ کر جائیں۔ اور پھر اپنی اپنی جماعت میں جاکر قرآن کریم پڑھیں۔ پڑھائیں۔ اور پھیلائیں۔ حضور کی اس تحریک کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ اور نظارت تعلیم و تربیت نے مشترکہ طور پر تعلیم القرآن کے اسباق کا انتظام کیا ہے۔ پس جہاں تمام جماعت ہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا ایک ایک نمائندہ قادیان بھیجے۔ اسی طرح

مجلس خدام الاحمدیہ بھی اپنا ایک ایک نمائندہ قادیان بھیجے

ان نمائندگان کو حسب لیاقت قرآن کریم با ترجمہ۔ صرف و نحو۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سلسلہ کے دیگر امور کے متعلق مکمل تعلیم دیجائیگی۔ تاکہ وہ اپنی جماعتوں میں جاکر اس تعلیم کو راسخ کر سکیں۔ اور ایسے نوجوان اور مخلص احباب تیار کر سکیں جو دین کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس سلسلے میں تفصیلی پروگرام جس میں طبی معلومات اور سلسلہ کی انتظامی اور تبلیغی جدوجہد کے علاوہ تحریک جدید کے وسیع نظام کے متعلق بھی معلومات شامل ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ جلد شائع کیا جائے گا۔ بعض احباب کی طرف سے انفرادی طور پر شمولیت کی درخواستیں آرہی ہیں۔ براہ کرم یہ نوٹ فرمایا جائے کہ ہر درخواست امیر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ آنی چاہیئے۔ اور درخواست کنندہ کو جماعت کی نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے +

نوٹ:۔ اس سے قبل بھی بعض اعلانات ہوئے ہیں جن میں تعلیم القرآن کی تاریخیں مختلف تھیں۔ مگر اب اس مقصد کے پیش نظر کہ احباب رمضان المبارک کی برکات سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے مندرجہ بالا تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

خاکسار۔ عبدالسلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری تعلیم القرآن کمیٹی
خدام الاحمدیہ و نظارت تعلیم۔ قادیان

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۵۱۷ منکہ محمد عنایت اللہ ولد عطاء اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال۔ تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت بصورت نقد دو ہزار اور تقریباً چار ہزار روپے کا بصورت کتب وغیرہ دکان میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں بورڈنگ تحریک جدید میں کتب بل قریباً چھ صد روپیہ کا ہے۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی وصیت ہذا حاوی ہوگی۔
العبد محمد عنایت اللہ بقلم خود تاجر کتب قادیان
گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان
گواہ شد: شیخ قدرت اللہ تاجر قادیان۔

نمبر ۸۵۱۵ منکہ مسعودہ اختر بنت چودھری مدد علی صاحب قوم راٹھور راجپوت عمر ۱۹ سال ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی آمد نہیں۔ میرے پاس کچھ زیورات ہیں۔ جنکی قیمت پچاس روپے ہے اور نقد پچاس روپے کل ایکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اسی وقت عشہ ادا کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ:۔ مسعودہ اختر۔ گواہ شد چودھری محمد مدد علی والد موصیہ انسپکٹر ریکیو ورکس قادیان۔ گواہ شد ملک رسول بخش محتسب امور عامہ قادیان

نمبر ۸۵۱۶ منکہ مقصودہ اختر بنت چودھری محمد مدد علی صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالعلوم بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی آمد نہیں۔ میرے پاس اس وقت کچھ زیور ہے۔ جس کی قیمت اندازاً ۵۰/- روپے ہے۔ اور نقد پچاس روپے کل ایکصد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اسی وقت نقد عشہ ادا کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر اس کے علاوہ کوئی جائیداد میری ثابت ہو تو اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ مقصودہ اختر۔ گواہ شد چودھری مدد علی انسپکٹر آف ورکس ریکیو قادیان والد موصیہ۔ گواہ شد۔ رسول بخش محتسب قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۲۸ جون۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کی طرف سے گاندھی جی کو ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں ایگزیکٹو کونسل میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دینے کے اصول کے خلاف پر زور پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے پنڈت مالویہ کو یقین دلایا ہے۔ کہ وہ کانگرس کو کوئی ایسی کارروائی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ جس سے ہندوؤں یا کسی دوسرے فرقہ سے بے انصافی ہو۔

شملہ ۲۸ جون۔ ڈاکٹر نارنگ کی طرف سے گاندھی جی کو مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے۔ کانگرس کے طرز عمل سے ظاہر ہے۔ کہ اس کے لیڈر تھک چکے ہیں۔ اور شکست محسوس کر رہے ہیں۔ بہرحال اگر ایگزیکٹو کونسل میں کانگرس اور مسلم لیگ کو مساوی نمائندگی کا اصول تسلیم نہیں کرنا چاہیئے۔ اس سے کانگرس بطور قومی جماعت ختم ہو کر مسلم لیگ کے مقابلہ میں ہندوؤں کی جماعت بن کر رہ جائیگی۔ قوم پرست مسلمان تباہ ہو جائینگے۔ اور مسٹر جناح کے پاؤں پر گر جائینگے۔ ہندوؤں کی اکثریت ختم ہو جائیگی۔ اس سے ہندوستان بھی تباہ ہو جائیگا۔

لنڈن ۲۸ جون۔ ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے۔ کہ جرمن لیڈر ربن ٹراپ پر اگر جرائم ثابت ہو گئے۔ تو اس کا سر کلہاڑے سے جدا کر دیا جائیگا۔ پھانسی دینے کا یہ نازی طریقہ ہے۔ اس کو عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کا حق نہیں ہوگا۔ البتہ اسے مقدمہ کی سماعت کے دوران میں صفائی پیش کرنے کے لئے پوری سہولتیں حاصل ہونگی۔

بیروت ۲۸ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ لبنان اور شام گورنمنٹوں نے فرانس کو نوٹس دیا ہے۔ کہ وہ اپنی فوجیں ان دونوں ملکوں سے فی الفور نکال لے۔ اور فرانسیسی افسروں کو بھی واپس بلا لے۔ دمشق گورنمنٹ کے دنوں میں جو دولت باہر لے جائی گئی تھی۔ اسے بھی واپس مانگا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ وزیر اعظم مسٹر چرچل نے اپنا انتخابی دورہ شروع کر دیا ہے۔ آپ نے انگلستان کے شمالی صنعتی علاقے میں ایک مقام پر ریلوے ملازمین سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہاں کے سامعین میں سے بہت سے میرے خلاف ووٹ دینگے۔ لیکن مجھے کسی سے دشمنی نہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ لیبر لیڈر مسٹر ارنسٹ بیون نے مجھے پارٹی پالٹیکس سے الگ رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سوشلزم ہمیں غلط راستہ پر ڈال دیگا۔

میڈرڈ ۲۸ جون۔ فرانس کو سپین سے خوراک کی برآمد بند کر دی گئی۔ یہ فیصلہ ہسپانوی حکام نے اقتصادی ماہرین کے مشورہ سے کیا ہے۔ سپین اس سے پہلے فرانس کو خوراک کی بھاری سپلائی بھیج چکا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی قیمت ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ فرانس کی سرحد پر پانچ لاکھ ہسپانوی فوج بیٹھی ہے۔ جو ہر مسافر کی باقاعدہ تلاشی لیتی ہے۔

واشنگٹن ۲۸ جون۔ اتحادیوں نے جاپان پر آخری ضرب لگانے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ جنرل سٹلویل کے تقرر کو بھاری اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس سے پہلے سٹلویل اور چیانگ کائی شیک کا جنگی سکیم پر اختلاف رائے ہو گیا تھا۔ اسے عملی شکل دی جا رہی ہے۔

بیروت ۲۸ جون۔ لبنان میں سب سے بڑے عہدے پر جو فرانسیسی مقرر تھا۔ اس کو عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا ہے اور اسکی جگہ لبنانی کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس وقت تک چار سو فرانسیسی پناہ گزیں شام سے جا چکے ہیں۔ ان میں زیادہ تر فرانسیسی افسروں کی بیویاں اور بچے ہیں۔

لاہور ۲۸ جون یونینسٹ حلقوں کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب نے مسلم لیگ کے سامنے کچھ شرطیں پیش کی ہیں۔

لنڈن ۲۸ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت لنڈن میں جو غیر رسمی مذاکرات ہو رہے ہیں ان کے نتیجہ میں شرق اردن کو مکمل آزادی دے دی جائیگی۔

لاہور ۲۸ جون سونا ۷۷/۰/۰ چاندی ۱۳۲/۰/۰ پونڈ ۵۱/۸/۰ امرتسر سونا ۷۹/۱۰/۰

سان فرانسسکو ۲۸ جون کانفرنس کے ہندوستانی نمائندہ سر سوامی مدلیار نے اتحادی اقوام کے چارٹر کے بارہ میں بتایا۔ مجھے اور میرے شریک کار سر وی ٹی کرشنا کو اس میثاق پر دستخط کر کے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اس میثاق سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ پچاس اتحادی اقوام کے نمائندوں میں بنیادی مسائل پر زبردست ہم آہنگی پائی جاتی ہے

لاہور ۲۸ جون پنجاب یونیورسٹی کے رویہ کے خلاف ۲۶ جون کو اسلامیہ کالج۔ میڈیکل کالج لاء کالج۔ دیال سنگھ کالج۔ گورنمنٹ کالج۔ ایف سی کالج۔ کالج فار گرلز۔ شیرانوالہ ہائی سکول وٹمن ہائی سکول۔ اور مسلم ہائی سکول لاہور کے مسلم طلبہ نے سیاہ بلے لگا کر یوم احتجاج منایا۔

لاہور ۲۸ جون چک ۸ منٹگمری سے ایک مالدار عورت کے لٹ جانیکی خبر شائع ہوئی۔ کہ موضع مذکور میں ایک سادھو آیا عورت نے اسکی بہت سیوا کی۔ اور اسے گھر لے گئی۔ سادھو نے کہا کہ وہ نوٹ اور سونا دگنا کر سکتا ہے۔ عورت نے پانچ ہزار کے نوٹ اور ۲۰ تولہ سونا اسے دگنا کرنے کے لئے دیا۔ سادھو نے عورت کے سامنے ہر دو اشیاء کو مٹی کے برتن میں رکھ دیا۔ اور پھر کمال ہوشیاری سے نکال کر برتن کا منہ بند کر کے اس کو آگ پر رکھ کر خود دوائی لینے کا بہانہ کر کے فرار ہو گیا۔

ماسکو ۲۸ جون۔ برلن اور ماسکو کے درمیان ۲۵ جون سے ریل کا اجراء ہو گیا ہے۔ یہ فاصلہ ۱۲ سو میل ہے۔ گاڑی ہفتہ میں دو بار چلا کریگی۔ ان گاڑیوں میں سینما۔ ہوٹل۔ غسل خانے اور آرائش گاہیں بھی ہیں۔ اس لائن پر صرف ان لوگوں کو سفر کی اجازت ہوگی۔ جو جنگ میں نمایاں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

شملہ ۲۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل لارڈ ویول نے سرکاری اعلان میں جن عارضی فیصلوں کا ذکر کیا تھا۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ (۱) نئی ایگزیکٹو کونسل کے پیش نظر جو بڑا مقصد ہے۔ اس سلسلے میں لارڈ ویول کی وضاحت تسلیم کر لی گئی ہے۔ (۲) ہندوؤں اور مسلمانوں کی مساوی نمائندگی کی تجویز بھی قبول کر لی گئی ہے۔

قاہرہ ۲۸ جون۔ مصر کے وزیر تجارت و حرفت محمود بے نے اگلے دن سینیٹ میں بیان کیا۔ کہ جنگ سے پہلے مصر میں ایک لاکھ ٹن سالانہ سے زیادہ تیل کبھی پیدا نہیں ہوا۔ مگر اب یہ پیداوار دس لاکھ ٹن سے متجاوز ہو چکی ہے۔ کسی مصری فرم کے پاس اتنا سرمایہ نہیں۔ کہ وہ تیل نکالنے کے کام کو سنبھال سکے۔ انہیں اس کام کا تجربہ بھی نہیں۔ اس لئے اجارے غیر ملکوں کے حوالے کر دئے گئے ہیں۔ جن کی کوشش سے پیداوار میں اس قدر اضافہ ہوا ہے۔

لاہور ۲۸ جون۔ انجمن اسلامیہ پنجاب کے سالانہ اجلاس میں بتایا گیا کہ بادشاہی مسجد کی مرمت پر اب تک ۱۱½ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور مزید ۴½ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ مرمت کے کام کی تکمیل میں ابھی دو سال اور لگ جائینگے۔

لاہور ۲۸ جون ایک اخبار کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ عنقریب کابینہ پنجاب میں زبردست ہنگامہ ہوگا۔ ممکن ہے چند ایک مسلم وزراء اپنا استعفیٰ ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم کے پیش کر دیں۔ ملک خضر حیات خاں نے لیگ کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ متذکرہ صدر وزراء کا اقدام اس کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے عمل میں آئے گا۔ کیونکہ وہ وزیر اعظم کی اس روش کو پسند نہیں کرتے۔

کلکتہ ۲۸ جون۔ گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بنگال کے اس سال کے بجٹ میں ۸½ کروڑ روپے کا گھاٹا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ اس گھاٹے کو کم کرنے کے لئے خرچ میں ہر ممکن کمی کی جائے۔ گورنر نے بعض ٹیکس بڑھا دئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۸ جون۔ وزارت خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنوں کی کوشش یہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں زیادہ سے زیادہ روپیہ پیسہ اور صنعتی مشینیں جمع کر لیں۔ تاکہ پھر کسی وقت طاقت پیدا کر کے تیسری بڑی لڑائی شروع کی جا سکے۔

نیویارک ۲۸ جون۔ امریکہ کی ہڑتال روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس وقت تک امریکہ بھر میں ۱۷ ہزار کاریگر ہڑتال کر چکے ہیں۔ ۲۰۰ کارخانوں میں بھی ہڑتال کا خطرہ ہے۔

شملہ ۲۸ جون۔ سر آغا خاں نے مولانا آزاد اور گاندھی جی کے نام ایک تار ارسال کر کے امید ظاہر کی ہے۔ کہ کانگرس ہندوستان کے جھگڑے ایسے طریقے سے نپٹائے گی۔ کہ ان سے نہ صرف ہندوؤں بلکہ ساری قوموں کو فائدہ پہنچیگا۔

نئی دہلی ۲۸ جون۔ سر لکشمی پتی ہندوستان کے چیف ریلوے کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔

شملہ ۲۸ جون۔ بعض نامہ نگاروں کا خیال ہے۔ کہ مسلم لیگ شملہ کانفرنس میں اپنے اس دعویٰ پر زور دیگی۔ کہ وہی ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ اور ایگزیکٹو کونسل کے لئے تمام ممبروں کو نامزد کرنے کا اسی کو حق حاصل ہے۔

واشنگٹن ۲۸ جون جنرل میکارتھر نے اعلان کیا ہے۔ کہ لوزان پوری طرح آزاد کرا لیا گیا ہے۔ اسی سال ۹ جنوری کو امریکن فوجیں لوزان پر اتری تھیں۔ اس میں جو لڑائیاں ہوئیں۔ اس میں ایک لاکھ ۱۳ ہزار جاپانی مارے گئے۔ اور زخمی ہوئے۔ ان کے مقابلہ میں تین ہزار سات سو امریکن کام آئے۔ اور گیارہ ہزار زخمی ہوئے

واشنگٹن ۲۸ جون صدر ٹرومین نے بتایا کہ وہ اگلے ہفتہ اکابر ثلاثہ کی کانفرنس میں شریک ہونے کیلئے برلن روانہ ہو جائینگے۔

شملہ ۲۸ جون آج شملہ کانفرنس میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ کانفرنس کل پھر شروع ہوگی۔